Paigham Sulh, 5 March 1916 www.abdulhaq.info/articles/hinduism

گئو رکھشا

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے لائق ہمعصر زمیندار کی حمایت گئو رکھشا بلکہ ایک گئوشالہ کے قیام کی تحریک پر ایک نوٹ لکھا تھا اور اس میں اپنے لائق معاصر سے گزارش کی ان ایام میں ایسے مضامین سے پرہیز کرنے کی استدعا کی تھی۔ لیکن افسوس ایک ہندو معاصر کام دھینو نے اس پر خواہ مخواہ نکتہ چینی کی اور وہی بحث کا دروازہ کھول دیا جس کا جواب ہمارے لائق دوست مولوی عبدالحق صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج نے دیا ہے اور موجودہ حالات کو مدنظر رکھ کر اس مسئلہ پر خوب روشنی ڈالی ہے۔ لہذا ہم اسے ذیل میں ہدیہ ناظرین کئے دیتے ہیں:۔

سچے ہو تو آؤ ملو!

گئو رکھشا کرنی چاہتے ہو تو آؤ مل کر کریں گائے کی نسل افزائی کرنا چاہتے ہو تو بڑا اچھا کام ہے۔ آیئے سب کچھ چھوڑ کر پہلے اس کام کو کر لیں۔ کرشن گوپال کی جے منالیں۔ بھارت ورش (ہندوستان) میں گائے کے دودھ کی نہریں بہا دیں۔ ہر کلبۂ تاریک میں گھی کے دیئے جلا دیں کوئی گھر ایسا نہ ہو جہاں ایک گلہ نہ ہو۔ کوئی شہر ایسا نہ ہو جہاں پنجرہ پول نہ ہوں۔ ان کے لئے احاطے وسیع کر دیں۔ نو جوڑیوں کے لئے بہشت ہوں اور بوڑھی ہندوؤں کے لئے بیکنٹھ۔ مگر آزاد کے لئے سبزہ چرنے کی جگہ ہو گئوشالہ بنانے ہو تو اسٹیٹ لگوا لیا ہو بعد میں جگہ کی تنگی کا سوال ہو کیونکہ خداوند عالم نے اس جانور میں برکت رکھی ہے۔ بڑھتے ہیں تو زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو جاتی ہے۔ اس لئے اندر ایک عظیم الشان شفاخانہ ہسپتال (شفاخانہ حیوانات) ہو اور اگر بانجھ رہتے ہیں تو حسب منشا لاشیہ بانجھ ما اور مرضیہ تیرنے سے نہیں۔ لڑتے ہو تو اس میں سزا پانے کے لئے آتی ہے۔ پوری سزا آجائے پانوں تھیلی ہوں تو ہوں مگر سینگ چاہیں رسیوں کے سائیں گھر میں رہ جائیں تو بلا سے مگر چیچڑے گوسفند ہی بند ہو دیں۔ لاکھوں لاکھ بنی نوع انسان کے گلے پر چھری چل جائے روزگار بند ہو جائیں بھوکوں مرتے انگلیں شاہوں سے تنگ ہو جائیں (غرض مسلمانوں کے ہاتھوں میں جو ایک تجارت ہے وہ بھی نہ رہے) مگر گئوشالہ کی رونق میں فرق نہ آئے۔ گئو اور بیلوں کی افراط روز افزوں ہو۔ ریل کے انجن سے سٹیم اڑا دیں۔ موٹر کاروں کو روک دیں۔ گڈز ٹرین کو ٹھہرا دیں اس لئے کہ بیل ان سب کا بہترین بدل اور کم خرچ۔ اور بالانشین مشین ہیں (معزز ایڈیٹر کام دھینو ذرا سیلف ہیں۔) لاہور سے امرتسر مہینہ میں پہنچیں تو بلا سے کم خرچ اور بالانشینی تو میسر آئیگی۔

حمد پڑھیں تو کس کی۔ اس کی نہیں جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا بلکہ گائے کی اس لئے کہ ہمارے خون کا ایک ایک ذرہ اور ایک ایک بال اسی کا مرہون منت ہے۔ کلمہ پڑھیں تو کس کا گن گائیں تو کس کے۔ اس خالق الکل کے نہیں بلکہ گئو ماتا کے اس لئے کہ لولاک لما خلقت الافلاک بقول ایڈیٹر کام دھینو اس کی شان میں وارد ہوا ہے۔ گائے نہ ہوتی تو دنیا جہان نہ ہوتا۔ خدا کی خدائی نہ ہوتی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایڈیٹر کام دھینو کی دھن کمائی نہ ہوتی۔ یہ اخبار صرف گئو رکھشا کی حمایت میں نکالا گیا ہے) ایڈیٹر پیغام صلح کا نام پوچھتے ہو لیکن تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ حق پرستوں کو نام سے نہیں بلکہ کام سے غرض ہوتی ہے۔ ہاں اتنا بتاؤں کہ ادارت کا کام اس کے ہاتھ میں ہے جس کے آقا فداہ ابی و امی نے مشرک کے گلے پر چھری رکھ دی۔ اس لئے کہ یہ دنیا کے امن کو ملیامیٹ کرنے والا ہے۔ آدم کے دو فرزندوں میں یہی سفک دم اور قتل و خونریزی کا باعث ہوا۔ قائن نے پھل اور اناج کو ہون کنڈ میں سوختنی کیا۔ ہابل نے موٹے تازے جانور کا میگ کیا۔ خدا تعالیٰ نے ہابل کی قربانی قبول کی۔ کیونکہ وہ جان کا بدلہ جان تھی۔ اور خدا کے حضور اپنی محبوب ترین چیز کا ہدیہ۔ قائن نے اس کو عیب سمجھا اور غیظ و غضب میں اپنے بھائی پر اٹھا اور اسے مار ڈالا اور دنیا میں سب سے پہلا خون ہوا۔ (ملخص از بائیبل) دوسرا فساد جو روئے زمین پر اسی کی بدولت ظہور پذیر ہوا وہ راعیوں گڈریوں اور آریوں (کاشتکاروں) کا باہمی جنگ و مقاتلہ تھا۔ وسط ایشیا کا وہ حصہ جو جیحوں سیحوں سے سیراب ہوتا ہے ان کا آماجگاہ تھا۔ راعیوں کی من بھاتی غذا گوشت تھی اور وہ اپنے معبود کو بہترین ہدیہ دینا پسند کرتے تھے۔ اور آریوں کا دل پسند کھانا کھیت کی پیداوار تھی۔ اور وہ اسے ہون کنڈ میں سوخت کرکے ایشور کو خوشنودی کی بو سنگھاتے تھے۔ مذہبی پیشواؤں نے اس معاملہ کو ناگوار بنا دیا اور اس نزاع کو مشتعل کرکے مذہبی سوال بنا دیا (تفصیل کے لئے دیکھو ڈاکٹر راجندر لال کی انڈو آرین آرٹیکل نمبر ۱) الغرض وسط ایشیا کی جنت (ارم الانہرین بھائیوں کے خون سے) خون خون ہو گئی۔ اور ہمارے بزرگوں کو وہاں سے ہجرت کرکے دریائے سندھو پر پناہ لینی پڑی اور بالآخر یہیں سے آریہ کی بجائے ہندو نام کا بپتسمہ ملا۔ بات بڑھتی جاتی ہے اور تاریخ ایسے بیسیوں واقعات سے رنگین ہے جو اسی جانور کی بدولت منصۂ ظہور میں آئے۔ مگر میں مضمون کا گلا گھونٹ کر صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ مسلمان اور گئو رکھشا کے خلاف ہوں یہ امر محال ہے۔ اس لئے کہ آدم کے دو فرزندوں میں سے ایک گئو رکھشک تھا۔ ابراہیم علیہم السلام گئو کے رکھشک تھے موسیٰ رکھشک تھے۔ حضرت لوط رکھشک تھے۔ سلیمان اس کے حامی تھے۔ یعقوب اور اسمعیل رکھشک تھے۔ حضرت مسیح گڈریا کہلانا فخر سمجھتے تھے۔ تم ہمیں گئو رکھشا کے فوائد سمجھاتے ہو ؎

مصیبت کیا پڑی تم کو ہماری غمگساری کی
نصیحت ہم کو دیتے ہو اجی تم گھر سے کیوں کھا کر
خدا کی شان سکھلائے برہمن فرض مسلم کو
ذرا سوچو سہی دیتے ہو دھوکا کس کو بہلا کر

مسلمان اس وقت بھی عملاً سب سے بڑھ کر گئو رکھشک ہیں اور تم صرف باتوں سے گئو رکھشا کرنا چاہتے ہو۔ جاؤ مسلمان گوالوں اور گجروں کے اعداد و شمار کو دیکھو ہندوؤں کو دودھ پلاتے ہیں تو مسلمان۔ گائے کے دودھ سے ہندوؤں کا ذرہ ذرہ اور بال بال مرہون منت ہے۔ تو مسلمانوں کے دم سے البتہ مسلمان اشربوا فی قلوبہم العجل کے مصداق نہیں ہیں۔ وہ گئو رکھشا کے ایک اور کام بھی کرتے ہیں۔ جس انتہائی غرض کے لئے یہ دنیا کی زندگی انسان کو ملی ہے اپنے تمام مال و متاع کی قربانی کے ساتھ ایک اور عظیم الشان قربانی کرتے ہیں۔ میرے لفظوں سے ناراض ہو تو وید مقدس کے الفاظ میں سنو۔ یجروید میں ہے "برہسپتی گویاں ورونا مہیشاں" برہسپتی دیوتا کے لئے گوئیں اور ورونا دیوتا کے لئے بھینسیں کام میں لائی جائیں (برہسپتی اور ورونا حسب تصریح سوامی دیانند ایشور کے نام ہیں) وید مقدس اور گئو رکھشا ایک مستقل مضمون ہے جو کسی دوسری صحبت میں ہدیہ ناظرین ہوگا۔ پیغام جنگ سے ناراض ہو تو پیغام صلح سنو جو اس زمانہ کے کرشن رودر گوپال نے تمہیں مخاطب کرکے دیا ہے کہ "اس قسم کی صلح تام کیلئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین و تکذیب چھوڑ دیں تو ہم سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلے کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق رہینگے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لینگے ...... اور یہ تفرقہ جو گائے کی وجہ سے ہے اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے" (آپکا شبھ چنتک عبدالحق ودیارتھی)